Tauseeq, Volume. 2, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v2i2.24

Received: 05-09-2021
Accepted: 20-09-2021
Published: 31-12-2021

"الف لیلہ" از رتن ناتھ سرشار کا لسانی جائزہ

(Linguistic Review of "Alif Laila" by Ratan Nath Sarshar)

نورین صادق*

قدسیہ صادق**

صائمہ اقبال***

Abstract

One Thousand and One Nights is a collection of tales compiled in Arabic in Islamic golden age. Ratan Nath Sarshar was an Urdu novelist, from British India who did the Urdu translation of One Thousand and One Nights from English version. This Urdu translation known as Alif Laila was influenced by Muslim civilization and culture of the subcontinent.

Sarshar has used variety of linguistic words taken from Arabic, Farsi and Hindi. Linguistic analysis is the scientific analysis of a language. This analysis of Alif Laila is at Semantics, Syntax and *Pragmatics* level which examines the word and sentence taken from other language and introduced them in Urdu translation. At *Pragmatics* level, social use of language has been observed.

Keywords: Linguistic, Arabic, Farsi, Hindi, *Semantics*, syntax, Pragmatic

الف لیلہ عربوں کے تخیل کا کارنامہ ہے۔ جس میں بعد میں ایرانی، مصری اور ترک تخیلات بھی شامل ہو گئے تھے۔ لیکن سرشار نے "الف لیلہ" کو اُردو زبان و ثقافت کے رنگ میں پیش کیا۔ اور یہ اُردو ادب کے لئے ایک تحریری و تحقیقی سرمایہ بن گیا۔

* ایم۔فل سکالر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

** بی۔اے (آنرز)، انگلش لٹریچر گورنمنٹ کالج یونورستی فیصل آباد

*** لیکچرار، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

بحیثیت ناول نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی کی اُردو ادب میں اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔اِس کے ساتھ وہ اپنے دور کے بہترین مترجم بھی تھے۔ سرشار نے "الف لیلہ "کا ترجمہ ۱۸۹۹ء میں کیا۔"الف لیلہ "کا یہ اردو ترجمہ لین کے ترجمے(The Arabrian Night's Entertainment) پر مبنی ہے ہزار داستان: الف لیلہ کا فصیح و بلیغ اُردو ترجمہ سرشار کی الف لیلہ کا تخلیص شدہ ایڈیشن ہے۔ جیسے انتظار حسین نے ترتیب دیا اور یہ لاہور سے ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا

داستان کے مختلف لغوی اور اصطلاحی مفہوم ہیں جن سے آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے

"فیروز اللغات "میں داستان کے معانی ہیں۔

"قصہ، کہانی، حکایت، طویل افسانہ، سرگزشت، تاریخ، شہرت "(۱)

The Folktale by Stith Thompson:

> "The story which has been handed down from generation to generation either in writing or by word of mouth such a tales"(۲)

اردو میں ایک منظم اور مربوط انداز میں زبان کے سائنسی مطالعے کو لسانیات کہتے ہیں اور انگریزی زبان میں Linguistic کہا جاتا ہے ماہرین لسانیات ان کو کہا جاتا ہے جو لسانیات کے علم پر عبور رکھتے ہیں۔ لسانیات زبانوں کی تاریخ، ارتقا، زبانوں کے رشتے، شجرے اور ساخت سے بحث کرتی ہے اس کے علاوہ زبانوں کا عصری مطالعہ اور تجربہ بھی کرتی ہے۔ ڈاکٹر اقتدار حسین خاں لسانیات کی تعریف میں لکھتے ہیں:

> "لسانیات زبان کی سائنس ہے جیسا کہ قانون، تاریخ، معاشیات وغیرہ انسانی علوم کے میدان ہیں یا بعض اوقات انہیں سماجی علوم بھی کہا جاتا ہے۔ جس کا انسانی ذہن کی تخلیق اور اعصابی حرکات سے زبان وجود میں آتی ہے۔"(۳)

ایک ماہر لسانیات کا کام زبان کے مختلف پہلوؤں کا مختلف زاویوں سے مطالعہ کرنا ہی نہیں بلکہ پرت در پرت زبان کے اندر اتر کے اس کی ساخت اور بناوٹ کو کھوجنا ہے بقول حامد اللہ ندوی:

> "زبان کے مختلف پہلوؤں کا فنی مطالعہ لسانیات کہلاتا ہے۔ زبان کا یہ فی مطالعہ (Diachronic) بھی ہو سکتا ہے اور ایک زمانی (Synchronic) بھی۔ دو زمانی دوزمانی مطالعے کی حیثیت تاریخی ہوتی ہے جس

میں کسی زبان کی عہد بہ عہد ترقی یا مختلف ادوار میں اس کی نشو و نما کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ایک زمانی مطالعہ کی حیثیت توضیحی ہوتی ہے جس میں ایک خاص وقت یا خاص جگہ میں ایک زبان جس طرح بولی جاتی ہے اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔"(۴)

سرشار نے اس تذکرہ سلطان شہریار میں مقفیٰ اور مسجع زبان استعمال کی ہے اس کے علاوہ مثنوی گلزار نسیم سے مختلف اشعار لیے ہیں اور ایک دو غالب کے اشعار بھی نظر آئے ہیں۔ یہ اشعار اس قدر بر محل، برجستہ اور موزوں ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے اسی مقام کے لئے یہ شعر نظم کیا ہے۔ اس قصے کی تمہید اٹھانے کا انداز بالکل رسمی ہے مثلاً۔

"روایان روایات سلاطین خلف و خاکیان حکایات شاہان سلف نے شاہد دلربائے سخن ولعبت شریں ادائے افسانہائے کہن کو یوں ہر ہفت آرائش سے مزین اور حلی پیرائش سے مشین کیا کہ زمان پاستان میں ایک تاجدار خاقان کلاہ بادشاہ معدلت پناہ سریر آرائے ہندو چین تھا اور تاج شہی میں دو نگین ایک شہزادہ کہین اور ایک مہین تھا۔"(۵)

اس قصے کا لسانی زاویے سے تحقیقی جائزہ لیا جائے تو مصنف نے جا بجا عربی اور فارسی الفاظ استعمال کیے ہیں اس کے علاوہ اردو محاورات اور فارسی ضرب الامثال استعمال کیے ہیں اور اردو محاورات اور ضرب الامثال معنوی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتے ہیں یہ کسی بھی زبان کے ہیرے اور موتی ہیں جو زبان میں حسن اور رعنائی پیدا کرتے ہیں۔

عربی الفاظ اور تراکیب

واجب الاذغان، نفسانی و وساوس شیطانی، عارض گلگوں، تاکید اکید، مشاطگان، خبط، چشم، بموجب، حوادث، نطع بنانا، اخفائے راز، امراز بلیغ، اعتدال مزاج، بحر خائر، مبادت، قصد، فاحشہ، خیام، اخفا

فارسی الفاظ اور تراکیب

مشت پر، گذاشتی و گذشتنی، دم مستعار، راز سرنستہ، گردن زنی دکشتنی، پر جان شریں، کاہش، بلاکم و کاست، بسیار، سنگ سیسہ کاری، پارسائی، ننگ و ناموس، پاتراب، بدایوار، شتر، دست بدعا، چشمک، اسیان، گور کی مہمانی، سربالین

اردو محاورات

دل کی دل ہی میں رہنا، بکری اور شیر ایک گھاٹ پر پانی پیتے، دم بھرنا، آنکھ کھل جانا، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا، ہاتھ دھونا، زندگی سے بے زار ہونا، فی النارو والسقیر ہو جانا، گوش دل سے سننا، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، آسمان پر تھگلی لگانا، دماغ میں فتور آنا، رات ٹلے نہیں ٹلتی، آٹھ آٹھ آنسو رونا، زار زار رونا، بھیگی بلی بن جانا، چھٹی کو دودھ یاد آنا، چوکڑی بول جانا۔

اردو ضرب الامثال

آج مرے کل دوسرا دن، عورت بچے تو آپ سے نہیں تو سگے باپ سے۔

فارسی ضرب الامثال:

گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل، جائے ماندن نہ پائے رفتن، مردان خدا خدا نباشد لیکن ز خدا جدا نباشد

اس کے علاوہ مذکورہ قصے میں چند ہندی کے الفاظ بھی نظر آتے ہیں

ہندی الفاظ

بودی مار، کلنگ، پیر بہوٹی، بناس پتی

اس قصے میں سرشار نے مثنوی "گلزار نسیم" سے چند اشعار بھی پیش کئے ہیں جیسا کہ:

"پری پیکر وہ گھوڑے ان کی چالاکی کا کیا کہنا
نہیں آتی تصور میں بھی جن کی تیز رفتاری
وہ پہنچیں اس طرح کے جست میں مشرق سے مغرب تک
کہ جیسے آہ عاشق ہو رسا تا چرخ زنگاری"(٦)

اس کے علاوہ غالب کا مشہور شعر بھی کچھ اس طرح سے ہے جو لسانی حوالے سے اہم ہے:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

مذکورہ قصد میں لفظیات کا استعمال بھی دکھائی دیتا ہے اس کے علاوہ پیراگراف کی جملہ سازی میں بھی سرشار نے اپنے فن کو اجاگر کیا ہے۔ درج ذیل اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرشار نے مختلف زبانوں کے الفاظ سے موتیوں کی ایک لڑی سامنے لاتے ہیں۔

لفظیات

تابہ فلک زنگاری، لحیم و شحیم، صدا افگنی، لامع النور، کہین و مہین، دم مستعار

"جب وزیر اس بادشاہ معدلت پناہ کے حضور پہنچا تو زمین بوس ہو کر دست بدعا ہوا کہ اے خالق ارض و سما اس فرمان فرمائے۔ فلک بارگاہ سلیمان قدر خاقان کلاہ کو تاقیام ثریٰ و ثریا بقائے فائز بمرام اودپشت وپناہ خاص و عام رکھ، دوست شاہ دشمن خراب رہیں، تاجداران عالم پر ہمارے حضور ظفریاب رہیں۔"(۷)

ماہی گیر اور دیو

اس قصے میں بھی جو ترکیب استعمال کی گئی ہے وہ قصہ سے قصہ نکلتا ہے ہر قصہ الگ، آزاد اور دوسرے قصے سے بے نیاز نہیں ہے۔ لسانی حوالے سے دیکھا جائے تو اس قصے میں فارسی اور عربی الفاظ برتے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مچھلیوں کے نام بھی استعمال کئے ہیں اور اردو محاورات کا استعمال دکھائی دیتا ہے جن کی وضاحت درج ذیل ہے۔

عربی الفاظ اور تراکیب

قمقم، لاحو ولا قوۃ، قعر بحر، لا یموت، غایت مایوسی، لا الہ الا اللہ، تاکید اکید، الحاح، فحوائے، طلیق اللسان، عفریت، نومیدی ویاس

اردو محاورات کا استعمال

کولہو کے بیل کی طرح، زار زار رونا، جان پر آبننا، پھوٹ پھوٹ کر رونا، جان کے لالے پڑنا، بس چلنا، سر دھننا

اُردو ضرب الامثال

گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو، گدھے کے منہ میں خشکا، دنیا بہ امید قائم

فارسی الفاظ اور تراکیب

شاہ کیوان جاہ، یاری و یاوری، برگزیدہ ملوک، ندار داب، دو قرنائے جنگ، نشہ نخوت، بادہ خود غرضی

اس قصے میں حضرت سلیمانؑ کا ذکر بھی ملتا ہے کیونکہ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔ ان میں ایک معجزہ جنوں اور شیاطین کو ان کے تابع کرنا ہے۔ اس حوالے سے درج ذیل اقتباس دیکھئے۔

> "تا کہ میں ناواقفوں کو بتا سکوں اور تمہارا حال بتاؤں گمراہوں کو راہِ راست پر لاؤ کہ یارو ذرا سمجھ بوجھ کر اس مقام پر جال ڈالنا اور اگر کوئی بوتل ملے تو ہرگز ہرگز نہ نکالنا کہ اس میں ایک عفریت پلید حضرت سلیمان ابن داؤد کے حکم سے بند ہے اس نے قسم کھائی ہے کہ جو اسے نکالے گا وہ اسے مارڈالے گا۔"(۸)

حضرت انسان اور جانور

یہ قصہ جانوروں کا انسانوں سے نفرت اور خوف کے حوالے سے ہے۔ جانور آدم زاد سے اتنے خوف زدہ ہیں کہ وہ اُن کے قریب جانا پسند نہیں کرتے اور یہی حال اس قصے میں بط کا ہے جو آدم زاد کی سفاکی کے بارے میں طاؤس اور اس کی مادہ کو بتاتا ہے۔ مگر طاؤس اسے کہتا ہے کہ جہاں ہم رہ رہے ہیں انسانوں کا گزر نہیں ہوتا ہر طرف پانی ہی پانی ہے تم مزے سے یہاں رہو۔

اس قصے میں جانور آپس میں باتیں کرتے ہیں اور انسان ان کی بولی سمجھ سکتے ہیں اور جانور بھی انسان سے محوِ گفتگو ہیں۔ اس حوالے سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "اونٹ، گھوڑے اور گدھے نے بڑھئی سے رخصت مانگی کہ اب ہمارا کہاں گزر ہے جنگل کا گھنے سے گھنا حصہ البتہ مفر ہے۔ بڑھئی نے کہا، بھائی جان یہ کیا گفتگو ہے جہاں ہم ہوں وہاں کوئی آنکھ اٹھا کے تمہاری طرف دیکھ سکے، کیا مجال! تم ایک کام کرو ہمارے جانور بن جاؤ

ہم کہیں گے کہ یہ ہماری باربرداری کے جانور ہیں بس کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے گا۔"(۹)

سرشار نے اس قصے میں اُردو محاورات کا استعمال بکثرت کیا ہے فارسی اور عربی تراکیب کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ قصے میں اوزار کے نام بھی گنوائے گئے ہیں:

تلوار، لٹھ، لکڑی، بندوق، گولہ، توپ، بارود، چھرے، بھالہ، نیزہ، چھرا وغیرہ

اُردو محاورات

وجد کرنا، مارے ڈر کے تھر تھر کانپنا، شاق گزرنا، پانی بھی نہ مانگے، رونگٹا کھڑا ہونا، جان سن سے نکل جانا، دق کیا، زہرہ آب آب ہونا، کلیجہ منہ کو آنا، تلوہ نکل جانا، جان پر کھیلنا، آنکھ اٹھا کے دیکھنا، ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا

اُردو ضرب الامثال

اُردو ضرب المثل کا استعمال بھی کیا مگر ان کی تعداد تین یا چار ہے مثلاً مرتا کیا نہ کرتا، آج مرے کل دوسرا دن، نے غم وُزدنے غم کالا

فارسی ضرب الامثال

خود کردہ راچہ علاج، گندم از گندم بردید جوز جو، از مکافات عمل غافل مشو، از ماست کہ بر ماست، ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم، مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست چون بار ہی برونہد عزیز ست

عربی الفاظ اور تراکیب

معئون، ربط، وحد، بشرے صید، معبر، مصحنہ، سقے مفر، مسن، بگٹٹ، جوروجفا، مقاومت جرار و کرار، تصفید، تملن، مقفل، نوشتہ تقدیر، موذی، مالوف، مدت مدید، سلفہ پرور، حمیت

فارسی الفاظ اور تراکیب

شب باش،زرین،مشت استخوان، روباہ بازبان،کلاں،حبہ رسائی، روبارہ بازی، تشنہ لب، متت خاک، کسے باشد،سمند،بے خانماں،نابکاروں،چرخ دو،خود مختار

لفظیات کا استعمال:

وخشتہ و دلفگار، ذلیل وخوار، ٹھٹھ کے ٹھٹھ،عقا،گیسان، طرارہ، دوستان صادق، تشنگی،ایذا،تن وتوش،اصطبل،حذلازم

> "مگر یہاں قضیہ بالعکس نظر آتا ہے گیہوں جو کی بالی لاتا ہے۔املی کی جڑ سے پتنگ نکلا ہماری قسمت ہمارا نصیب اس کو کوئی کیا کرے۔"(۱۰)

شہزادہ المسعود اور شہزادی طرح دار گلعذار

اس قصہ میں بھی باقی قصوں کی طرح سرشار نے مقفیٰ و مسجع زبان کا خوبصورت انداز میں استعمال کیا ہے۔

> "جس شہزادی کی تصویر تم نے دکھائی اور جس پر تمہاری طبیعت آئی وہ بت سنگ دل بڑی چشم آلودہ غضبناک ہے بھلا کون مرد ایسا شاخ و بے باک ہے کہ اس قسم کی خواہش ظاہر کرے اور غضب سے مطلق نہ ڈرے۔"(۱۱)

اس کے علاوہ سرشار نے موقع کی مناسبت سے اشعار کا استعمال کیا ہے جن میں کچھ اشعار تو سرشار کے اپنے ہیں۔

وقت صبح عیش و مسرت کا وقت ہے
ہنگام ہے سرور کا عشرت کا وقت
بندوں پہ کبریا کی عنایت کا وقت ہے
ساقی بس اب یہی تیری ہمت کا وقت

سرشار نے عربی اور فارسی الفاظ و تراکیب کا استعمال کیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے فارسی ضرب الامثال کا استعمال پر موقع پر کیا ہے۔

عربی الفاظ اور تراکیب

طرار ولسان، عروس رشک طاؤس، معنیٰ ما معنیٰ گزشتہ راصلوٰۃ، مترقبہ، معلیٰ، تاکید اکید، صعوبت، تملق، دق الباب، ناظورہ، وفور مودت، گزند آفات، مصئون

فارسی الفاظ اور تراکیب

شاہ کج کلاہ، آدینہ، بزد عشق، پشت توسن، فروکش، راست راست بے کم وکاست، حور نژاد

فارسی ضرب الامثال

اے زر تو خدا و لیکن بخدا، گندم از گندم بردید جوز جو از مکافات عمل غافل مشو، ہرچہ بادایار ماکشتی در آپ اندا ختیم، این کہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یابخواب

لفظیات

قاطرہ، ٹاپو، فروکش، تخلیے، احتمال، کافرکیش

لفظیات کے حوالے سے ایک خوبصورت مثال دیکھئے:

> "شاہ کج کلاہ اس شہزادہ ذی جاہ کو فرط محبت اور وفور مودت سے باہر نہیں نکلنے دیئے تھے کہ خدا ان کو چشم چشم زخم حوادث اور گزند آفات سے مصئون رکھے مگر ہاں نماز کے لئے ممانعت نہ تھی روز آدینہ کو شہزادہ عالی تبار نماز کے لئے ضرور جاتا اور بعد نماز بر جعہ القہقہری واپس آتا تھا۔" (۱۲)

رتن ناتھ سرشار کی عربی، فارسی اور انگریزی زبان سے واقفیت اِن کی ترجمہ نگاری میں واضح طور پر جھلکتی ہے۔ اِن کا "الف لیلہ "کا ترجمہ اُردو ادب میں ایک شاہکار مانا جاتا ہے۔ الف لیلہ کا اُردو ترجمہ رتن کا ایسا معرکۃ الاراکام ہے۔ جس میں ایک دنیا آباد ہے اور ہر خلقت کے لوگ جمع ہیں۔ اِس داستان نے سرشار کو تاریخ اُردو ادب کے صفحات میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ آرائی نہ ہو گی کہ سرشار نے اُردو ادب کو نئی زبان عطا کی ہے جس میں عربی اور فارسی کے الفاظ کی بھر مار ہے۔ اِس کا اسلوب انداز مشکل مرکبات سے بھرا پڑا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز اللغات (جامع) مرتبہ: مولوی فیروز (لاہور، فیروز سنز، سن ندارس) ص ۲۰۸ء

۲۔ تھامس سٹیچ، دافوک ٹیل (امریکہ: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، ۱۹۷۷ء) ص ۴

۳۔ اقتدار حسین خان، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی اصول، (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۸۵) ص ۱۱ء

۴۔ حامد اللہ ندوی، ڈاکٹر، اردو زبان کا تاریخی خاکہ مشمولہ اردو تاریخ و مسائل مرتبہ، سید روح الامین، (عزت اکادمی جگرات، ۲۰۰۷) ص ۳۵ء

۵۔ رتن ناتھ سرشار، ہزار داستان الف لیلہ کا فصیح و بلیغ اُردو ترجمہ، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء) ص ۲۱ء

۶۔ ایضاً، ص: ۲۷ء

۷۔ ایضاً، ص: ۲۲ء

۸۔ مقبول الٰہی، اُردو میں مستعمل عربی اور فارسی ضرب الامثال (راولپنڈی: ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی، ۱۹۹۴ء) ص ۱۰۵ء

۹۔ رتن ناتھ سرشار، ہزار داستان الف لیلہ کا فصیح و بلیغ اُردو ترجمہ، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء)، ص: ۶۷۳

۱۰۔ ایضاً، ص: ۶۷۱

۱۱۔ ایضاً، ص: ۵۹۲

۱۲۔ ایضاً، ص: ۵۸۹

References

1- Feroz Udeen, Molvi, " Feroz - ul –Loghat Jhamia martaba" (Lahore: Feroz Sons , Saun Nadaras) pg. 208

2- Tompson, Stitch, "The Folktale (Vol 204)" (America:University of California press, 1977) page.

3-Iqtidar Hussain Khan , Dr, “Lasaniat ka Buniadi Asool” (Ali Ghar:Educational book house,1985) pg.11

4- Hamadallah Nadvi, Dr “Urdu Zuban ka Tarikhi Khaka”(Jigraat: Izat Akadami Jigraat, 2007) pg.35

5-Ratan Nath Sarshar, “Hazar Dastan Alif Lailah Ka Faseeh o Baligh Urdu Targima” (Lahore: Sanga Meel Publications,2011) pg.21

6-Ibid,pg.28

7-Ibid ,pg.22

8-Maqbool Ilahi, “Urdu ma Mustaamil Arbi aur farsi ZarbulAmsal” (Rawalpindi: ST Printers,1994) pg.105

9-Ratan Nath Sarshar, “Hazar Dastan Alif Lailah Ka Faseeh o Baligh Urdu Targima” (Lahore:Sanga Meel Publications,2011) pg. 673

10-Ibid ,pg.671

11-Ibid,pg.592

12.Ibid,pg.58